السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک فلم "خانہ خدا" ہندوستان کے بعض شہروں میں چل رہی ہے۔ جس میں حج کا پورا نقشہ، طواف، سعی، منیٰ، مزدلفہ، میدان عرفات کا منظر اورحج کرتے ہوئے لاکھوں مسلمانوں کو دکھلایا گیا ہے، البتہ گانا بجانا اور دوسری لغویات سے پرہیز کیا گیا ہے، ہندوستان کے چند شہروں میں مسلمانوں نے احتجاج کرکے بند بھی کرادیا ہے، دہلی میں دیسائی فلم کمپنی فلم "خانہ خدا" چلانے کےلئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا رہی ہے، مسلمانوں کو آمادہ کرنے کےلئے کئی دفعہ مسلم نمائش کرچکی ہے۔ سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کو یہ فلم دیکھنا چاہیے یا نہیں؟ اوراس کے روپیہ کو دینی اداروں میں صرف کرنا کیسا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں بدلل جواب سے آگاہ کیجئے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حج "فلم ہو یا کوئی اور افسانوی فلم، جس میں ذی روح اشیاء کو فلمایا گیا ہو، اس کا بنانا اور دیکھنا، دکھلانا سب خلاف شرع ہے۔ فلم کی بنیادی چیز تصویر کشی ہے، اس میں ذی روح اور غیر ذی روح دونوں کے فوٹو لئے جاتے ہیں" (اورکسی بھی جاندار چیز کی تصویر کشی چاہے قلمی ہو یا عکسی شرعا ممنوع ہے (الا عند الضرورة الملجئة

(اس بارے میں شریعت نے چھوٹی اور بڑی، خفی اور جلی، باریک اور واضح، عکسی اور غیر عکسی کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا ہے (ومن ادعی الفرق فعلیه البیان بالدلیل

حج فلم ہو یا اور کوئی فلم، اس کے بنانے اور تیار کرنے اور لوگوں کو دکھانے کی کوئی وجہ ضرورت نہیں ہے، آج کل دنیا پر مادیت اور ہوس زر غالب ہے، جلب زر کےلئے مختلف طریقے ایجاد کئے جاتے ہیں، فلم انڈسٹری کی صنعت بھی اسی نوع کی ہے، اس کے نتائج بد اور اخلاقی بگاڑ سے ان سرمایہ داروں اور اباحیوں کو اس سے کیا غرض!!

جس طرح دوسری فلمیں لہو ولعب اور تفریح کے مقصد سے بنائی اور دکھائی جاتی ہیں، اسی طرح حج فلم بھی محض تفریح اور جلب زر کےلئے تیار کی گئ ہے۔ اس کے دیکھنے والوں کا مقصد تفریح و تماشہ بینی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ حج فلم کی تیاری اور اس کی نمائش اور عظیم الشان اسلامی عبادت اور دینی وملی شعور کے ساتھ ایک قسم کا مذاق ہے، جیسے اسرائیل یا بی بی سی لندن، وائس آف امریکہ، پیرس ریڈیو وغیرہ کا بھاڑے کے خوش گلوقاریوں کی قرات کا نشر کرنا، ایک مذاق اور مخول سے زیادہ کچھ نہیں۔

کسی بھی مسلم حکومت یا اس کے باشندوں کا کوئی خلاف شرع فعل وعمل اور قانون ہمارے لئے حجت و دلیل نہیں ہوسکتا، چاہے اس کا تعلق ملکی نظم ونسق سے ہو، یا پرسنل لا (احوال شخصیہ) سے یا حدود واموال سے، یا تحدید نسل سے، یا زندگی کے کسی اور معاملہ سے، حجت ہمارے لئے صرف کتاب وسنت اور اجماع ہے۔ فلم انڈسٹری کے ذریعہ کمایا ہوا روپیہ دینی کاموں میں صرف کرنا عند اللہ غیر مقبول ہے۔ واللہ اعلم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 512

محدث فتویٰ